66144 ـ سنگی لگوانے کی جگہوں کے متعلق سوال

سوال

رمضان المبارك ميں سنگى لگوانے كا حكم كيا ہے؟ اور سنگى لگوانے والى جگہ كونسى ہيں ؟ اور ہر جگہ كى مرض بھى بيان كريں جس كا علاج كيا جاتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سوال نمبر (38023) ميں بيان ہو چكا ہے كہ سنگى لگوانے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، اسى ليے روزہ دار كے ليے سنگى لگوانا جائز نہيں، ليكن اگر وہ مريض ہو اور اس كى ضرورت ہو تو سنگى لگوائے اور روزہ چھوڑ دے اور اس كى قضاء ميں روزہ ركھے.

دوم:

سنگى لگوانے كى جگہيں:

1 ـ امام بخارى رحمہ اللہ تعالى نے ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما سے بيان كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنے سر ميں درد كى بنا پر سر ميں سنگى لگوائى "

صحيح بخارى حديث نمبر (2156).

امام مسلم رحمہ اللہ تعالى نے ابن بجينۃ رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے مكہ كے راستے ميں احرام كى حالت ميں سر كے درميان سنگى لگوائى "

صحيح مسلم حديث نمبر (1203).

2 ـ ابو داود اور ترمذى اور ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالى نے انس رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں طرف کی رگوں اور کندھوں کے درمیان تین سنگیاں لگوائیں "

ابو داود حدیث نمبر (3860) سنن ترمذی حدیث نمبر (390) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3483).

عون المعبود میں ہے:

اہل لغت کہتے ہیں: الاخدعان گردن کی دونوں جانب رگیں جن میں سنگی لگائی جاتی ہے، اور الکاہل: کندھوں کے درمیان کمر کے شروع میں ہے.

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" گردن کی دونوں جانب رگوں میں سنگی لگوانے سے سر اور اس کے دوسرے اجزاء مثلا چہرہ، دانت، کان، آنکھ، ناك، حلق کے لیے فائدہ مند ہوتی ہے، جبکہ یہ بیماری خون کے زیادہ یا خون کے فاسد ہونے یا دونوں سبب کی بنا پر ہو. انتہی

زاد المعاد (4 / 51).

3 ـ ابو داود رحمہ اللہ تعالی نے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ نے اپنے سرین (چوتڑ) پر درد کی وجہ سے سنگی لگوائی "

ابو داود حدیث نمبر (3863) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

الوثء: عضو کے ٹوٹے بغیر جو درد ہو اسے الوثء کہا جاتا ہے، یعنی موچ وغیرہ.

4 ـ نسائی رحمہ اللہ تعالی نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پاؤں کے اوپر کی جانب موچ کی بنا پر سنگی لگوائی "

سنن نسائی حدیث نمبر (2849) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

سنت نبویہ میں سنگی لگوانے کی یہ پانچ جگہیں ثابت ہیں: سر، گردن کی دونوں طرف کی رگیں، سرین، اور قدم کا اوپر والا حصہ.

اس کے علاوہ بھی سنگی لگانے کی جگہ ہیں جو سنگی لگانے کے ماہرین لوگ جانتے ہیں.

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" ٹھوڑی کے نیچے سنگی لگانے سے دانت درد، اور حلقوم کی درد میں فائدہ ہوتا ہے، جب اس کے وقت میں استعمال کي جائے، اور سر اور دونوں جبڑوں سے بچا جائے.

اور پاؤں کے اوپر والےحصہ میں سنگی لگوانا پنڈلی کی بڑی رگ کو پچھنا لگانے کے قائم مقام (یہ ٹخنے کے قریب بڑی رگ ہے)، اور رانوں اور پنڈلیوں کے پھوڑے اور انقطاع حیض، اور خصیتین کی خارش کے لیے نفع مند ہے.

اور سینے کے نچلے حصہ میں سنگی لگانا ران کے پھوڑوں، اور اس کی خارش اور پھنسیوں، اور پاؤں کے جوڑوں کے آماس اور بواسیر کے لیے مفید ہے. انتہی

دیکھیں: زاد المعاد (4 / 53).

اور سنگی کے ساتھ جن بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے، اور اس کے کونسی جگہ مناسب ہوتی ہے، اس کی تفصیل کے لیے سنگی لگانے والے ماہر لوگوں سے رابطہ کریں.

واللہ اعلم .